إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت تین پیسے

یوم یک شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ محرم ۱۳۶۰ ھ | ۲۳ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۴۴

جنگ، برطانیہ اور جماعت احمدیہ

جنگ کی وجہ سے برطانیہ میں آج کل خوراک کے متعلق جو مشکلات پیش آ رہی ہیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لارڈ وولٹن وزیر خوراک نے جہاں یہ کہا۔ کہ برطانیہ اس سے بھی زیادہ خوراک کی درآمد میں مزاحمتوں اور روکاوٹوں کے لئے تیار رہنے جن کا اب تک تجربہ ہوا ہے۔ گو برطانیہ کو جہازوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اور مزید جہازوں کا نقصان بھی برداشت کرنا ہوگا۔ لیکن سمندروں کا اقتدار اب بھی اس کے عنانِ اختیار میں ہے۔ وہاں یہ بھی بیان کیا۔ کہ خوراک کے جو ذخائر اس ملک میں لائے جاتے ہیں۔ وہ ہوائی حملوں کے خطروں سے محفوظ نہیں ہیں۔ بندرگاہوں کے متعلق ہماری سہولتوں میں کمی واقع ہو چکی ہے۔ اور آئندہ ان میں مزید کمی رونما ہو گی۔

اسی سلسلہ میں آپ نے کہا۔ برطانیہ میں سب سے بڑی کمی جانوروں کی پروٹین کی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم میں ہمارے پاس لحم خنزیر۔ پنیر۔ انڈوں اور دوسرے گوشت کی بہتات تھی۔ یہ چیزیں زیریں ملکوں سے آتی تھیں۔ جو آج کل جرمنی کے قبضہ میں ہیں اگر میں اس بات کو ظاہر نہ کردوں۔ تو بڑی غلطی ہوگی۔ کہ ان میں سے بعض چیزوں کی کمی واقع ہو رہی ہے خصوصاً پنیر کی۔ کیونکہ بعض جہاز جو پہلے اس ملک میں گوشت لایا کرتے تھے۔ وہ بحر روم کو فوجیں لے جانے میں مصروف رہے۔ جب تک بحر روم کی جنگ برپا ہے۔ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ وہ جہاز واپس آسکیں گے۔ اور گوشت کا راشن موجودہ مقدار سے بڑھ سکے گا۔

یہ مشکلات صرف خوراک کے متعلق اہل برطانیہ کو درپیش ہیں۔ ان کے علاوہ جنگ کی دوسری تکالیف کی بھی کوئی حد نہیں۔ سمندر، خشکی۔ اور ہوا میں ہولناک جنگیں ہو رہی ہیں۔ اور جان و مال کا اس قدر نقصان ہو رہا ہے۔ کہ جس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ لیکن ان تمام مشکلات، اور تکالیف کا مقابلہ اہل انگلستان نہایت جوانمردی۔ استقلال۔ حوصلہ اور ہمت سے کر رہے ہیں۔ مرد، عورتیں۔ جوان۔ بوڑھے امیر۔ غریب سب کے سب ایک طرف تو مشکلات اور تکالیف اٹھاتے ہوئے انتہائی محنت و مشقت سے دن رات کام کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مکمل فتح اور کامرانی سے کم کوئی چیز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ حال میں جب جاپان کی طرف سے یہ پیش کش کی گئی۔ کہ وہ صلح کرانے کے لئے تیار ہے۔ اور جاپان کے وزیر خارجہ نے وزیر خارجہ برطانیہ کو اس بارے میں ایک خاص پیغام بھی بھیجا۔ تو جانتے ہیں آپ۔ کہ برطانیہ نے کیا جواب دیا۔ وہی جو ایک عزت اور وقار کے ساتھ زندہ رہنے کی قدر و قیمت جاننے والی قوم دے سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ برطانیہ اس وقت تک صلح کی کسی تجویز پر غور نہیں کر سکتا۔ جب تک مکمل فتح حاصل نہیں ہو جاتی۔

جرمنی کے مقابلہ میں "مکمل فتح" کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے برطانیہ جس قدر مالی اور جانی قربانیاں پیش کر رہا ہے۔ وہ غیر معمولی ہیں۔ اور ان سے بھی زیادہ بڑی قربانیاں دینے کے لئے وہ بالکل تیار ہے۔ تاکہ ہٹلرازم کے چنگل سے نہ صرف اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی رہائی دلائے۔

برطانیہ کا یہ عزم اور ارادہ۔ یہ قربانی اور ایثار جہاں اس کے لئے قابل فخر ہے وہاں ہماری جماعت کے لئے خاص طور پر قابلِ سبق ہے۔ جو بنی نوع انسان کی روحانی اصلاح کے مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو دنیا کو شیطان کے پنجہ سے رہائی دلانا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نہایت عظیم الشان مقصد ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس کے لئے عظیم الشان قربانیاں کی جائیں۔ اور اس عزم و ارادہ کے ساتھ کی جائیں۔ کہ جب تک ہمیں یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس وقت تک زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں گی۔

صوبہ بہار میں امتناع شراب کے نتائج

کانگرسی حکومتوں نے اپنے اقتدار کے زمانہ میں جو مفید کام کئے۔ ان میں سے ایک امتناع شراب کی سکیم کا نفاذ تھا۔ بعض صوبوں کے بعض اضلاع میں اس پر عمل کیا گیا۔ صوبہ بہار کے محکمۂ امتناع شراب کے کمشنر نے اس سکیم کے متعلق اپنی آخری رپورٹ میں لکھا ہے۔ "ڈسٹرکٹ آفیسروں کی متفقہ رائے یہ ہے۔ کہ اس قانون نے عام باشندوں کے جسمانی۔ اقتصادی، اور اجتماعی حالات پر بہت مفید اثر ڈالا ہے"!

گویا اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل شراب کے متعلق جو فیصلہ دیا تھا۔ وہ آج بھی دنیا سے اپنی صداقت کا اعتراف کرا رہا ہے۔ اس کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کہ امتناعِ شراب کا قانون پوری طرح مؤثر نہیں ہے۔ چنانچہ محکمہ مالیات کے سکرٹری نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ "غیر جانبدارانہ تحقیقات سے سوائے اس کے کچھ ثابت نہیں ہو سکا کہ امتناع شراب کا قانون محض دھوکا اور فریب ہے"! گویا اگر مکمل طور پر امتناع شراب ہو جائے۔ تو اس طرح لوگوں کو جسمانی۔ اقتصادی اور اخلاقی لحاظ سے [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ر تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کریں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سر درد اور چکروں کی تکلیف ہے حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی سر درد اور چکروں کی شکائت ہے۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

آج آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے۔

مسجد دار الفضل میں مجلس اطفال احمدیہ مرکز کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر منعقد ہُوا۔ جس میں کئی بچوں نے تقریریں کیں۔

احمدی جماعتیں مجلس مشاورت سے قبل اپنا تدریجی بجٹ پورا کریں

مالی سال رواں کے نو ماہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۳۱ صلح ۱۳۲۰ہش کو پورے ہو چکے ہیں۔ اور اب سال حال کے صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن جن جماعتوں نے ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء تک ۷۵ فی صدی بجٹ پورا نہیں کیا۔ ان کے نام الفضل میں تدریجاً شائع کئے جائیں گے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال پھر مجلس مشاورت کے موقعہ پر جن جماعتوں کا چندہ پورا نہ ہو چکا ہوگا۔ یا اس کے پورا نہ ہونے کی امید نہ ہوگی۔ ان کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹوں کو حتی الوسع ۳۱ مارچ سے پہلے پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔ ناظر بیت المال

مبلغین کو ضروری اطلاع

ہمارے مبلغ صاحبان جہاں جہاں مقیم ہیں۔ انہیں مردم شماری کے کام میں پوری پوری امداد دینی چاہیئے۔ اور پورا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے حلقہ میں ان ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ جو نظارت امور عامہ کی طرف سے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور آج کے پرچہ میں یکجائی طور پر درج کی گئی ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

تفسیر کبیر کے خواہشمند احباب سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر جسکی ایک مدت سے احباب جماعت کو تمنا تھی الحمد للہ کہ وہ اب چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ جن احباب نے رقم تو پیشگی ارسال کر دی تھی۔ لیکن کتاب بھیجنے کے لئے اپنے پتہ اور دیگر ہدایات سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع نہیں دی۔ وہ بہت جلد مطلع فرمائیں۔ اور جن احباب نے صرف نام ہی لکھوایا ہے۔ لیکن رقم ارسال نہیں کی۔ وہ رقم بھی ارسال فرمائیں۔ اور ترسیل کتاب کے لئے ہدائت بھی۔ عموماً بذریعہ ریل ارسال کرنے میں اخراجات کم ہوتے ہیں۔ اس بات کو ملحوظ رکھ کر احباب مطلع فرمائیں۔ ایک کتاب کا وزن ۲ سیر پختہ ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک خریداری کی اطلاع بھی نہیں دی۔ انکی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے۔ کہ بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے نام سے اس قدر تعداد میں آرڈر نوٹ کر لیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو کہ کتاب کے ختم ہو جانے پر ان کو محروم رہنا پڑے۔ اب بہت تھوڑی تعداد باقی رہ گئی ہے۔ جماعت کی وسعت اور تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو وہ مقدار کچھ بھی نہیں، لہذا احباب کو جلدی کرنی چاہیئے۔ جہاں خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت زیادہ تعداد میں ہے۔ وہاں کے احباب کو علاوہ انفرادی کوشش کے من حیث الجماعت بھی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسکی اشاعت کو کئی ہزار تک پہونچایا جا سکے۔ اور پہلی جلد کو اس تعداد کے مطابق ہی چھپوایا جائے۔ انچارج تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے ایمان میں کبھی کمزوری پیدا نہ ہونے دو

"ایک شخص کی طرف سے رقعہ پیش کیا گیا۔ کہ یہ مولوی صاحب ہیں۔ اور ان کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ ان کو ہستی باری تعالےٰ پر شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ اپنی اصلاح کی تدبیر دریافت کرتے ہیں۔ فرمایا دل کی بے قراری کو اللہ تعالےٰ دور کرے۔ دیکھو اگر کسی کے سامنے دو بچے ہوں۔ ایک تو کسی اجنبی کا ہو اور دوسرا اس کا اپنا پیارا تو کیا وہ اس اجنبی بچہ کی خاطر اپنے بچہ سے محبت چھوڑ دے گا۔ نہیں بلکہ ہرگز نہیں۔ پس جب انسان مسلمان کہلاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں بالکل خدا کا ہو جانا اور کسی حالت میں اس سے بے وفائی نہ کرنا۔ پھر اولاد کے حق میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ انما اموالکم واولادکم فتنۃ . . . . . کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے۔ ان سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ اگر زندہ رہے تو ممکن ہے کہ نافرمان ہو۔ مرتد ہو جائے بدکار ہو۔ چور یا ڈاکو بن جائے۔ مر جائے تو پھر ویسے ابتلا آجاتا ہے۔ پس ہر حالت میں موجب فتنہ اور ابتلا ہوتی ہے۔ مگر جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے۔ تو وہ خوش ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ بچہ مر گیا ہے تو کیا ہُوا۔ اللہ تعالےٰ نے جو حکم دیا ہے ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نات بخیرٍ منہا او مثلہا۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲ بچے فوت ہوئے۔ ایمان تو وہ ہوتا ہے۔ جس میں لغزش نہ ہو۔ اور ایسے ایمان والا خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچہ خدا سے زیادہ محبوب ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسا شخص خدا پر ایمان کا دعوےٰ کر سکے۔ اور وہ کیوں ایسا دعوےٰ کرتا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے۔ کہ ہماری اولادیں کیسی ہوں گی۔ صالح ہونگی یا بدمعاش اور نہ ان کے ہم پر کوئی احسان ہیں۔ اور خدا کے تو ہم پر لاکھوں لاکھ احسان ہیں۔ پس ظالم ہے وہ شخص کہ اس خدا سے تعلق توڑ کر اولاد کی طرف تعلق لگاتا ہے۔ ہاں خدا کے حقوق کے ساتھ مخلوق کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ اگر خدا پر تمہارا کامل ایمان ہو تو پھر تو تمہارا یہ مذہب ہونا چاہیئے۔ کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست اور اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا۔ وہ بھی تو وہاں ہی آجاتا ہے۔ جہاں اس کو تھوڑی سی بھی گنجائش مل جاتی ہے۔ جب خدا کو مقدم رکھا جائے۔ تو برکات کا نزول ہوتا ہے۔ ہر کسی دوست سے اگر تم نے ادنےٰ باتوں میں بدعہدی اور جھوٹ اور عہد شکنی سے کام لو۔ تو وہ تمہیں کبھی عزیز نہیں رکھیگا۔ پھر تو وہ رب العالمین اور احکم الحاکمین اور رب العزت ہے۔" (الحکم ۱۰ و ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) ملک گل محمد صاحب قادیان آنکھوں کے اپریشن کے لئے لاہور گئے ہیں۔ (۲) محبوب عالم صاحب محمودی ضلع کوہاٹ کی لوکل سیلف گورنمنٹ میں آخری اپیل زیر غور ہے (۳) پیر فیض عالم صاحب جھبیرانوالی ضلع گجرات کے لڑکے ظفر اللہ اقبال ایک امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کے لئے دُعا کی جائے۔

دعائے مغفرت میری دادی بعمر ۸۵ سال نوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سردار احمد مدرسہ احمدیہ قادیان (۲) میرے بھائی قاضی محمد منیر صاحب کا سات سالہ بچہ عبد الرشید ۱۱ر فروری ۱۹۴۱ء کو بتقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمکو نعم البدل عطا کرے قاضی محمد نذیر لائلپوری

اجرائے نبوّت کے فوائد

از جناب مولوی غلام رسول صاحب ۔ راجیکی

توحیدِ الٰہی کا کمال

توحید الٰہی بھی نبوت سے ہی کامل ہوتی ہے جس کی انسانوں کو ہمیشہ ہی ضرورت ہے۔ پس توحیدِ کامل کا فائدہ بھی اجرائے نبوّت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۷۱ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"نادان اور جاہل لوگ نفس امّارہ کی تعلیم سے ایک بات سیکھ لیتے ہیں۔ کہ فقط توحید کافی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے۔ جس سے توحید پیدا ہوئی اور خدا کے وجود کا اسی سے پتہ لگتا ہے"

پھر صفحہ ۱۷۳ پر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ اول تو توحید بغیر پیروی نبی کریمؐ کے کامل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ابھی ہم بیان کر آئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات جو اس کی ذات سے الگ نہیں ہو سکتیں۔ بغیر آئینہ وحیٔ نبوّت کے مشاہدہ میں نہیں آ سکتیں۔ ان صفات کو مشاہدہ کے رنگ میں دکھلانے والا محض نبی ہوتا ہے علاوہ اس کے اگر بفرض محال حصول ان کا ناقص طور پر ہو جائے۔ تو وہ شرک کی آلائش سے خالی نہیں۔ جب تک کہ اسی منقوش متاع کو قبول کر کے اسلام میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ جو کچھ انسان کو خدا تعالےٰ سے اس کے رسول کی معرفت ملتا ہے۔ وہ ایک آسمانی پانی ہے۔ اس میں اپنے فخر اور عُجب کو کوئی دخل نہیں۔ لیکن انسان اپنی کوشش سے جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ اس میں ضرور کوئی شرک کی آلائش پیدا ہو جاتی ہے۔ پس یہی حکمت تھی۔ کہ توحید سکھانے کے لئے رسول بھیجے گئے۔ اور انسانوں کی محض عقل پر نہیں چھوڑا گیا۔ تا توحید خالص رہے۔ اور انسانی عجب کا شرک اس میں مخلوط نہ ہو جائے۔ اور اسی وجہ سے فلاسفہ ضالہ کو توحید خالص نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ رعونت اور تکبر اور عجب میں گرفتار رہے اور توحیدِ خالص نیستی کو چاہتی ہے"

نجات بجُز ذریعہ رسُول ممکن نہیں

نجات اور اس کے وسائل جو ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے لابدی اور ضروری چیز ہیں۔ ان سے فائدہ حاصل کرنا بھی نبوت و رسالت کے فیوض پر ہی موقوف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

"ماسوا اس کے ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرے۔ اور نہ صرف یقین بلکہ اطاعت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائے۔ اور اس کی رضامندی کی راہوں کو شناخت کرے۔ اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ یہ دونوں باتیں محض خدا کے رسُولوں کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی آئی ہیں۔ پھر کس قدر یہ لغو خیال ہے۔ کہ ایک شخص توحید تو رکھتا ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے رسُول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ بھی نجات پائے گا۔ اے عقل کے اندھے اور نادان توحید بجز ذریعہ رسُول کے کب حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے۔ کہ جیسے ایک شخص روز روشن سے تو نفرت کرے اور اس سے بھاگے۔ اور پھر کہے۔ کہ میرے لئے آفتاب ہی کافی ہے۔ دن کی کیا حاجت ہے۔ وہ نادان نہیں جانتا۔ کہ آفتاب کبھی دن سے علیحدہ بھی ہوتا ہے۔ ہائے افسوس یہ نادان نہیں سمجھتے۔ کہ خدا تعالےٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے۔ اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اس کو پا نہیں سکتیں۔ اور وہ ان کے انتہا کو جانتا ہے۔ اور ان پر غالب ہے۔ پس اس کی توحید محض عقل کے ذریعہ سے غیر ممکن ہے۔ کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے۔ کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے یعنی بتوں یا انسانوں یا سُورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے۔ ایسا ہی انفسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے یعنی اپنی رُوحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور ان کے ذریعہ سے عجب کی بلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچائے۔ پس اس صُورت میں ظاہر ہے کہ بجز ترک خودی۔ اور رسُول کا دامن پکڑنے کے توحیدِ کامل حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص اپنی کسی قوت کو شریک باری ٹھہراتا ہے۔ وہ کیونکر موحد کہلا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف نے جابجا توحید کامل کو پیروی رسُول سے وابستہ کیا ہے۔ کیونکہ کامل توحید ایک نئی زندگی ہے۔ اور بجز اس کے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کے رسُول کا پیرو ہو کر اپنی سفلی زندگی پر موت وارد نہ کرے۔ علاوہ اس کے قرآن شریف میں بموجب قول ان نادانوں کے تناقض لازم آتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو جابجا وہ یہ فرماتا ہے۔ کہ بجز ذریعہ رسول توحید حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر دُوسری طرف گویا وہ یہ کہتا ہے۔ کہ حاصل ہو سکتی ہے۔ حالانکہ توحید اور نجات کا آفتاب اور اس کو ظاہر کرنے والا صرف رسُول ہی ہوتا ہے۔ اس کی روشنی سے توحید ظاہر ہوتی ہے۔ پس ایسا تناقض خدا کے کلام کی طرف منسُوب نہیں ہو سکتا"

پھر ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

ہر رسُولے آفتاب صدق بود
ہر رسُولے بُود مہرِ انورے

گر بدُنیا نامدے ایں خیل پاک
کارِ دیں ماندے سراسر ابترے

آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند
متحد در ذاتِ واصل و گوہرے

اول آدم آخر ایشان احمد است
اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

آں ہمہ کانِ معارف بُودہ اند
ہر یکے از راہِ مولےٰ مخبرے

آں رسیدش از رہِ تعلیم ہا
گو شود اکنوں ز نخوت منکرے

دیدۂ شاں رُوحِ حق ہرگز ندید
بس سیاہ کرد ند روئے دفترے

چشم گر بُودے غنی از آفتاب
کس نبودے تیرہ بیں چُوں شپرے

ہر رسُولے بُود ظلّے دیں پناہ
ہر رسُولے بود باغے مثمرے

ہر کہ شکر بعثِ شاں نا ردبجا
ہست او آلائے حق را کافرے

اے ستے ہرگز نبودہ در جہاں
کاندراں نامد بوقتے منذرے

انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد از ہمہ روشن ترے

ہر کرا علمے ز توحیدِ حق است
ہست اصل علمش از پیغمبرے

ہست قومے کج رو و ناپاک رائے
آں کہ زیں پاکاں ہمے پیچد سرے

شور بختی ہائے بخت شاں ببیں
ناز بر چشم و گریزاں از خورے

ہر کہ کور ست و براہش صد مغاک
وائے بروے گر ندارد رہبرے

ترانۂ گوہر

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

خدایا تیرا ہمسر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
تیری خدمت سے باہر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
کوئی تیرے سوا محمود احمد دُوسرا بھی ہو
یہی اک دل تھا جو قدموں میں تیرے آپ کے ڈالا
شب مہ خود کفیل دشت پیمائے محبت ہے

جو تجھ سا بندہ پرور ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
سکندر ہو۔ کہ قیصر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
خدا جس کا ثنا گر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
کوئی اب اور دلبر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے
نہ چادر ہو نہ بستر ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے

درِ احمدؑ پہ لایا ہے خدا یہ فضل ہے اس کا
جُدا اس در سے گوہرؔ ہو کبھی یہ ہو بھی سکتا ہے

شذرات

ملک نجد سے کیا مراد ہے؟

ایک صاحب علی حسن خان صاحب واعظ اسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے سوال کیا۔ کہ:۔

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے یمن میں برکت دے۔ تو لوگوں نے عرض کیا۔ اور ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا مانگیئے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے خدا ہمارے شام میں برکت دے۔ اور ہمارے یمن میں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اور ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا مانگیئے۔ آپ نے فرمایا۔ وہاں زلزلے ہونگے اور فتنے ہوں گے۔ اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلیگا۔ ترجمہ بخاری پارہ چوتھا۔ کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۱۴۲۳ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔ اس حدیث میں مجھے شک ہے۔ لہذا جواب عنایت فرمائیں۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بخاری کی اس حدیث کی توجیہہ میں حسب ذیل جواب دیا ہے:۔

"اس حدیث میں نجد سے مراد ملک نجد نہیں بلکہ لغوی معنیٰ بلندی مراد ہے۔ چونکہ ارض تہامہ و عراق مدینہ سے مرتفع ہے۔ اس لئے اس کو نجد کہہ دیا۔ علامہ عینی حنفی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:۔ کل ما ارتفع من الارض تہامۃ الی العراق فھو نجد۔ ارض تہامہ سے عراق تک اونچی سطح والی زمین کو نجد کہتے ہیں۔ حضرت کعب بہا یطلع قرن الشیطان کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ یخوج الدجال من العراق۔ گویا ان کے نزدیک بھی نجد سے مراد عراق ہے۔ میری رائے میں قرن الشیطان کے خروج کا زمانہ وہ ہے۔ جسوقت بغداد سے خلافت ختم کی گئی چنگیز خانیوں کے اس تسلط و تغلظ کی طرف اشارہ ہے۔ جو بغداد سے ہؤا تھا۔ جس سے خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہوگیا۔ علماء اور سادات کو قتل کیا گیا اسلامی کتب کو جلا کر ان کی راکھ دریائے دجلہ میں بہادی گئی۔" (اہلحدیث ۱۴ر فروری ۱۹۴۱ء)

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ بخاری کی مندرجہ بالا حدیث میں ملک نجد سے مراد ملک عراق ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ یہ جواب سائل کیلئے وجۂ تسلی ہوگا یا نہیں۔ یا یہ جواب فی ذاتہ ذہانت پر مبنی ہے یا نہیں؟ ہم تو مولوی صاحب اور جملہ اہلحدیث اصحاب سے بادب عرض کرتے ہیں۔ وہ خدارا غور فرمائیں۔ کہ اگر اس حدیث میں واردشدہ لفظ "ہمارے نجد" سے مراد ملک عراق ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ کے ذہن میں سوال کے وقت مطلقاً یہ مراد نہ تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ نزول مسیح والی حدیث میں دمشق سے مراد مثیل دمشق لینا جائز نہ ہو۔ حالانکہ یہ حدیث بوجہ پیشگوئی پرمشتمل ہونیکے استعارات سے لبریز ہے۔

آریہ سماج کے پروگرام کا نتیجہ

لالہ خوشحال چند صاحب ایڈیٹر "ملاپ" لاہور لکھتے ہیں:۔

"اگر ہم ساٹھ سال پہلے رشی دیانند اور آریہ سماج کے پروگرام پر عمل کرتے تو اس وقت مسٹر جناح وغیرہ یہاں پر نہ ہوتا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔" (ملاپ ۲ر دسمبر ۱۹۴۰ء)

آریہ سماج کا وہ کونسا پروگرام ہے۔ جس پر عمل کرنے سے "مسٹر جناح وغیرہ" یعنی مسلمانوں کی ہستی ہندوستان میں باقی نہ رہتی؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آریوں کے نزدیک مسلمان اور عیسائی یعنی کل غیر آریہ ادھرمی اور وید کی برائی کرنے والے ہیں۔ اور بانئے آریہ سماج نے یہ پروگرام بتایا ہے۔ کہ:۔ "وید کی بُرائی کرنے والے منکر کو ذات، جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ دفعہ ۵۲)

مسلمانوں کیلئے غور طلب امر یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی اس سکیم کو پورے طور پر ناکام بنانے کیلئے انہیں کیا کرنا چاہیئے:

ہندو صرف طاقتور کے آگے جھکینگے

مہتہ رامچندر صاحب شاستری لکھتے ہیں:۔

"وید میں سوراج کی بڑی مہما ہے۔ اور اس نے اس کے سادھن (ذرائع) بھی بتادیئے ہیں۔ وید کہتا ہے۔ کہ سوراج کا چرچا کرنے والوں کا یہ دھرم ہے کہ وہ شکتی کی پوجا کریں۔" (ملاپ ۲ر دسمبر ۱۹۴۰ء)

گویا ہندوؤں کو ویدوں کی یہ ہدایت ہے۔ کہ وہ طاقتور کے آگے ہی جھکیں۔ اُن کا تعاون غیر ہندو حکومت سے اسی وقت تک ہو سکتا ہے۔ جب تک وہ شکتی استعمال کرتی رہیگی۔

مجدد صرف چودھویں صدی کا مگر اسکا سلسلہ دائمی؟

گاہے گاہے غیر مبایع دوست نادانستہ ایسی بات کر بیٹھتے ہیں۔ جو "قادیانی عقائد" کا تو طبعی نتیجہ ہوتی ہے۔ مگر "پیغامیت" سے اُسے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ تازہ مثال یہ ہے۔ کہ مدیر "پیغام" نے "سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عظیم الشان مستقبل" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ لکھتے ہوئے تحریر کیا ہے:۔

"ایک صدی کے بعد دوسری صدی آئے گی۔ اور یہ روز و شب زمانہ کی ڈھلوان پر یونہی لڑھکتے رہیں گے۔ ایک قوم کے بعد دوسری قوم اس صفحۂ ہستی سے گذرے گی۔ اور اقوام کا سفر جادۂ حیات پر یونہی جاری رہے گا۔ لیکن اِن بے ثباتیوں میں ایک آواز ہمیشہ گونجتی رہے گی۔ قومیں اُسے سنتی رہیں گی۔ اور اس سلسلہ میں شامل ہوتی رہیں گی۔ اور وہ آواز ہے۔ ؎

منم مسیح ببانگ بلند مے گویم ؎ منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد"

پیغام صلح ۱۲ر فروری ۱۹۴۱ء

غیر مبایعین تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ولیا ہی ایک مجدد مانتے ہیں جیسے گذشتہ تیرہ صدیوں میں گذر چکے ہیں۔ بلکہ گذشتہ دنوں تو اہل پیغام حضور کو صرف ایک "مخصوص عالم" بھی قرار دے چکے ہیں۔ جب غیر مبایعین کے نزدیک بانئے سلسلہ احمدیہ صرف چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ پندرھویں صدی کا مجدد عنقریب ظاہر ہوجائے گا۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ پھر ہمیشہ کے لئے سلسلہ احمدیہ کیونکر قائم رہیگا اور کیوں لوگ صدی کے بعد صدی گذرنے پر ہمیشہ اس سلسلہ میں شامل ہوتے رہیں گے؟ اگر سلسلہ احمدیہ کا وہی مستقبل ہے۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں کیا گیا ہے۔ تو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف "مجدد صدی چہاردہم" نہیں بلکہ عظیم الشان نبی ہیں۔ غیر مبایع دوست اس بات پر غور فرمائیں۔

مدعی نبوت کہنے والے "نادان علماء"؟

"پیغام صلح" میں لکھا ہے:۔

"محی الدین ابن عربی نے بھی لکھا ہے۔ کہ محدثین کو "نادان علماء" مدعی نبوت سمجھ کر ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی مخالف علماء نے مدعی نبوت سمجھ کر کافر کہا۔ حضرت نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ میرا دعویٰ نبوت کا نہیں۔ میں تو مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں۔" (۸ر جنوری ۱۹۴۱ء)

گویا محدث کو مدعی نبوت کہنے والے "نادان اور مخالف علماء" ہوتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے مدعی نبوت پر لعنت بھیجی ہے۔ اب حل طلب یہ معمہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے عدالت گورداسپور میں حلفیہ طور پر کس طرح کہہ دیا تھا کہ:۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں" (مسل مقدمہ مصدقہ)

فرمائیے اس حلفیہ بیان میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت کہا ہے یا نہیں؟

آریہ سماج اور مذہبی لٹریچر

اخبار پرکاش ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء لاہور میں لکھا ہے۔ "آریہ سماج نے اپنے ساہتیہ کو بڑھانے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ رشی دیانند جو کچھ لکھ کر چھوڑ گئے ہیں۔ اس سے ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے"

ہمارے نزدیک اب آگے بڑھنے کا تو سوال ہی نہیں۔ ایڈیٹر صاحب پرکاش کو یہ بتانا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج پنڈت دیانند جی کے لکھے ہوئے سے کتنے قدم پیچھے ہٹ چکی ہے۔ اور ان کے کن کن احکام کی مخالفت کرنا اپنی زیست کے لئے ضروری خیال کرتی ہے؟

آریہ سماج اور ذات پات

پروفیسر دھرم دیو صاحب لکھتے ہیں:۔ "آریہ سماج کے کئی سدھارک اندولن ذات پات کی دیوار سے ٹکر کھا کر چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ آج آریہ سماج ذات پات کے جھمیلے میں پھنس کر موت کی اور (طرف) جا رہی ہے" (پرکاش ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

مگر باوجود اس اقرار کے آریہ سماجی لیکچرار کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ذات پات کو اڑا دیا ہے۔ اور ہم شدہ ہونے والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ افسوس! عارضی طور پر اگر کہیں "اچھوتوں" سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ تو اس کی غرض ہوتی ہے۔ پروفیسر دیوان چند کہتے ہیں:۔

"ہری جن بھائیوں سے ہندو سماج کا سلوک اچھا نہیں۔ ہمارے سامنے مردم شماری کی دقتیں ہیں" (ملاپ ۲ دسمبر ۱۹۴۰ء)

مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں ہمارا جرم

مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں:۔ "جماعت قادیان کا قدم اس طرف جا رہا ہے۔ کہ وہ اس پیغام کو دنیا میں پہنچانے کی اہل نہیں رہی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی توجہ اب تبلیغ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ تبلیغ احمدیت پر ہی ان کا سارا زور صرف ہوتا ہے" (پیغام صلح ۴ فروری ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب کو مسلم ہے۔ کہ جماعت قادیان کا سارا زور "تبلیغ احمدیت" پر صرف ہوتا ہے مگر وہ "تبلیغ احمدیت" کو "تبلیغ اسلام" سے جدا کرتے ہیں۔ حالانکہ احمدیت عین اسلام ہے اور حضرت احمدؑ کو چھوڑ کر کس اسلام کی تبلیغ مولوی محمد علی صاحب کر سکتے ہیں؟ مولوی صاحب کو یاد ہوگا۔ کہ جب اخبار وطن کی طرف سے رسالہ ریویو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کو علیحدہ کر کے "تبلیغ اسلام" کرنے کی تحریک ہوئی تھی۔ تو مسیح پاکؑ نے کیا جواب دیا تھا؟ مولوی صاحب کے مندرجہ بالا فقرات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے جس چیز کا نام "تبلیغ اسلام" رکھا ہوا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہیں آتا اور مولوی صاحب کے نزدیک اب احمدیت عین اسلام نہیں۔ اور اگر یہ بات درست نہیں۔ کہ مولوی صاحب احمدیت اور اسلام میں فرق کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ قادیان پر غلط الزام لگایا؟

گاندھی جی کی بات ہرگز نہ مانیں گے

آریہ یوتھ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت بھگوت دت جی نے کہا:۔

"ہم دس لاکھ گاندھیوں کی یہ بات ہرگز نہیں مانیں گے۔ کہ ہماری راشٹر بھاشا (ملکی زبان) ہندوستانی ہو۔ اگر ہندوستان میں ہندی زبان نہ رہی۔ تو ہند و تہذیب مٹ جائے گی" (ملاپ ۲ دسمبر ۱۹۴۰ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کس قدر غلط کار وہ لوگ ہیں۔ جو گاندھی جی کی قبولیت و اطاعت کو نبیوں اور ان کے جانشینوں کی قبولیت و اطاعت کے مقابل پیش کر دیا کرتے ہیں۔ اس وقت تک کسی طرف سے یہ تحریک نہیں ہوئی۔ یعنے نہ مسلمانوں نے کہا ہے نہ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندی زبان نہ رہے۔ مگر پنڈت صاحب شور مچا رہے ہیں۔ کہ اس طرح تو ہند و تہذیب مٹ جائے گی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ہندو اکثریت میں ہونے کے باوجود اگر یہ خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ کیا اسی دلیل کی بنا پر اُردو کی حفاظت کا سوال ہندوؤں کی نظر میں معقول نہیں۔ کیونکہ اس کے مٹ جانے سے ہندوستان میں اسلامی تہذیب کو دھکا لگے گا۔ اگر یہ دلیل وزنی ہے۔ تو دونوں قوموں کے مذہب۔ زبان۔ اور تہذیب وغیرہ کی حفاظت کے اصول پر ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے؟

خاکسار:۔ ابوالعطا جالندھری

تبلیغ بیرون ہند

لنکا میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری ان دنوں کولمبو سیلون (لنکا) میں ہیں۔ ان کے سپرد مالابار اور سیلون دونوں علاقے ہیں۔ مولوی صاحب ملیالم (مالاباری زبان) اور تامل (سیلون اور جنوبی ہند کی زبان) میں بفضل تعالےٰ خاص قابلیت رکھتے ہیں۔ ان کی ۲۲ تا ۳۱ جنوری کی تبلیغی ڈائری کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

"ٹراونکور میں کئی نئی جماعتوں کے سوالات کے مفصل جوابات ملیالم میں لکھ کر بھجوائے۔ متلاشیان حق سے ملاقاتیں روزانہ ہوتیں۔ اور تامل میں درس قرآن ہر روز دیتا ہوں۔ مستورات میں ایک تقریر احمدی و غیر احمدی میں فرق کے مضمون پر کی۔ قیدیوں کی تربیت و تعلیم کے لئے جیل کے اندر جا کر وعظ کیا۔ کولمبو سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر کانڈی نام قصبہ ہے۔ وہاں پر سلسلہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ہیں۔ اس لئے وہاں گیا۔ بعض لوگوں سے مباحثانہ طریق پر گفتگو ہوئی۔ کانڈی سے گمپلا جو بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں بھی گیا۔ اور راستے اور اس مقام پر تبلیغ کی۔ ۲۸ و ۲۹ جنوری مصروفیت کے دن رہے۔ اس سفر میں دو احمدی دوست میرے ساتھ تھے۔ الحمد للہ کہ سیلون کے تاریخی جزیرہ میں اشاعت احمدیت کے لئے باقاعدہ سعی جاری ہے"

(نشر و اشاعت)

غیر مذاہب کی جدوجہد

تین سو آدھرمی سکھ ہو گئے

اخبار ویر بھارت نے لکھا ہے۔ ضلع شیخوپورہ کے قصبہ جمشیدہ کے تین سو آدھرمیوں نے سکھ مذہب اختیار کر لیا ہے اسی طرح ایک سکھ پرچارک نے لکھا ہے کہ ایک گاؤں کے تین سو عیسائی خاندان سکھ مذہب میں داخل ہونے والے ہیں۔

آریہ سماج کا پانچ سالہ پروگرام

سوامی ستیا نند جی نے آریہ سماج کے لئے آئندہ پانچ سال کے لئے ایک پروگرام تیار کیا ہے جسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے منظور کر لیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ پروگرام آریہ سماج کے نیم (اصول) ۳، ۶ پر مبنی ہے۔ تیسرے نیم کے مطابق وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اور چھٹے نیم کے مطابق دنیا کی بہبودی کا کام آریہ سماج کا اہم اصول ہے۔ سوامی جی کا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ پانچ سال میں کوئی آریہ ایسا نہ رہے جسے ویدوں کے کئی کئی منتر یاد نہ ہوں اور جو سندھیا نہ جانتا ہو۔

چھٹے نیم پر عمل کرانے کے لئے آریہ مندروں کے ساتھ دیا یام شالائیں کھولی جائیں۔ اور ہر ایک آریہ سماجی اپنے تئیں آریہ سماج کا سپاہی سمجھے۔ معلوم ہوا ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدوں میں سے منتروں کا سنگرہ (انتخاب) کرنے اور دیا یام کا پربندھ کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔

مردم شماری اور آریہ سماجی

سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اعلان کے مطابق آریہ سماج کی طرف سے مردم شماری کے سلسلہ میں جو کام ہو رہا ہے وہ بالفاظ اخبار پرتاپ یہ ہے۔

(۱) سارے بھارت میں لگ بھگ ۲۰۰۰ آریہ سماجیں اور ان کے ہزاروں کارکن مردم شماری کے متعلق ہندوؤں کے اندر بیداری پیدا کر رہے ہیں۔ (۲) حیدرآباد ریاست میں اس وقت ۱۰۰ سے زیادہ اپدیشک اور کارکن اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ (۳) آندھرا - تامل ناڈو - کرناٹک - کیرل وغیرہ علاقوں میں ۱۶ اپدیشک کام کر رہے ہیں۔ (۴) چھوٹا ناگپور میں ۱۰ اپدیشک اور دیگر کارکن کام کر رہے ہیں (۵) گڑھوال وغیرہ پہاڑی علاقوں میں ۵ اپدیشک اور دیگر کارکن کام کر رہے ہیں (۶) پنجاب کے ہریانہ پرانت اور یو - پی کے میرٹھ ڈویژن میں ۲۰ اپدیشک لگے ہوئے ہیں - (۷) پنجاب - یو - پی - راجپوتانہ - سی - پی - بمبئی پراونشل سبھاؤں کے ۱۵۰ سے زیادہ ورکر اور اپدیشک کام کر رہے ہیں اور یہی حال - بنگال - بہار - سندھ - آسام وغیرہ صوبوں کا ہے۔

مسیحیت کے متعلق خبریں

برما کی زبان میں بائیبل کو ترجمہ ہوئے چونکہ پورے سو سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے ۱۹۴۰ء میں صد سالہ یادگار منائی گئی۔ بائیبل کا برما کی زبان میں پہلا ترجمہ ڈاکٹر جڈسن نے کیا تھا۔

امریکہ میں ایک مقام نارو ے ہاؤس میں میتھوڈسٹ کے سب سے اول مشنری پادری ایونز کی یاد میں ۱۹۴۰ء میں ایک گرجا تعمیر کیا گیا ہے۔

فرانسیسی استوائی افریقہ میں مشن کا کام شروع ہوئے سو سال کا عرصہ ہو گیا ہے ۱۸۴۹ء میں ڈوالا زبان میں بائیبل کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ (رسالہ المائدہ - لاہور فروری ۱۹۴۱ء)

مردم شماری کے متعلق مزید ضروری ہدایات

۱۹ فروری کو سپرنٹنڈنٹ صاحب مردم شماری تحصیل بٹالہ میں تشریف لائے اور جلسہ عام میں ہدایات مردم شماری وضاحت سے بیان فرمائیں جن میں سے چند کا خلاصہ معہ ضروری تشریح درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) ہیڈ مردم شماری کے نمبر شمار ۱۴ خانہ "مذہب" میں مذہب کے ساتھ فرقہ مذہب اس شخص کا درج ہو سکتا ہے جو درج کرانا چاہیے جملہ احمدی احباب اس خانہ میں "مسلم احمدی" درج کرائیں۔

(۲) خانہ ۱۸ میں مادری زبان وہ درج ہو گی۔ جو عام بول چال میں استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً اردو - پنجابی - فارسی وغیرہ۔

(۳) خانہ ۱۹ میں وہ زبانیں درج ہونگی جو مادری زبان کے علاوہ بولی جاتی ہیں۔ مثلاً عربی - اردو - انگریزی وغیرہ۔

(۴) خانہ ۲۰ میں وہ زبانیں درج ہونگی۔ جو خط و کتابت میں استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً اردو - انگریزی - فارسی وغیرہ۔

(۵) صاحب موصوف نے عام ہدایت یہ فرمائی ہے۔ کہ جو صاحب خانہ اپنی قوم - مذہب - زبان وغیرہ کے متعلق تحریر کرانا چاہے - وہی شمار کنندگان کو لکھنا ہوگا - اور خلاف مرضی صاحب خانہ وہ کوئی اندراج نہ کریں۔

(۶) جو لوگ اپنے گھروں سے عارضی طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے باہر گئے ہیں ان کا اندراج ان کے سکونتی دیہات میں کیا جائے۔ جہاں ان کی مستقل رہائش اور مکان ہیں۔

(۷) جہاں شمار کنندگان دانستہ غلط اندراج کریں۔ فوراً مقامی افسران کے نوٹس میں یہ امر تحریری طور پر لایا جائے۔ اور مرکز میں بھی اطلاع دی جائے۔

(۸) جماعت کے ذمہ وار احباب کو چاہیئے کہ وہ خاص طور پر نگرانی رکھیں کہ کوئی فرد اندراج سے باہر نہ رہ جائے۔ اور اس کے کوائف کا صحیح اندراج ہو۔

(۹) مردم شماری ۲۶ فروری تا یکم مارچ ۱۹۴۱ء ہے۔ ان ایام میں ہر احمدی کے لئے مناسب ہے۔ کہ اپنے حقوق کی پوری نگہداشت رکھے۔ یہ موقع دس سال کے بعد آتا ہے۔ اس بارہ میں تساہل بہت نقصان کا موجب ہوگا۔

(۱۰) جن دوستوں نے فارم ہائے مردم شماری تاحال مکمل کر کے نظارت ہذا میں نہیں بھیجے وہ اب فوراً بعد تکمیل بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

جماعت احمدیہ رنگون کیلئے تبلیغی لٹریچر کی ضرورت

چونکہ رنگون میں تبلیغ کا میدان بہت بڑا ہے جس کے لئے لٹریچر کی اشد ضرورت ہے مگر جماعت رنگون اس قابل نہیں کہ زیادہ لٹریچر منگا سکے۔ اس لئے ناظرین الفضل سے گذارش ہے۔ کہ جو دوست یا جماعت مفت لٹریچر روانہ کرے وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ لٹریچر اردو - انگریزی - بنگالی اور برمی زبان میں ہو۔ مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی اپنی جماعتوں سے لٹریچر [illegible]

ایک مخلص احمدی کا انتقال

۹و۱۰ فروری کی درمیانی شب کو چوہدری محمد عمر صاحب کا موضع رجولی ضلع انبالہ میں انتقال ہوگیا۔ اس گاؤں میں سوائے اُن کے اور کوئی احمدی نہ تھا۔ جماعت احمدیہ انبالہ شہر کو اطلاع ایسے تنگ وقت میں ملی۔ کہ احباب جماعت موضع رجولی ۱۰ فروری کو تین بجے دن کے بعجلت تمام پہنچ سکے۔ انبالہ شہر سے تقریبًا بارہ بجے دن کے تار دیا گیا تھا۔ کہ تین بجے کی گاڑی کا انتظار کریں۔ اور پھر دفن کریں۔ مگر تار تو چار بجے شام پہنچا۔ اور ہم خود تین بجے دن کے پہنچ گئے۔ ان کو گاؤں کے لوگوں نے دفن کر دیا۔ اور غیر احمدیوں نے ہی جنازہ پڑھا۔ احباب جماعت انبالہ شہر نے ۱۱ فروری کو مسجد احمدیہ میں نماز جنازہ غائب پڑھی۔ مرحوم عرصہ تین سال سے حلقۂ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ بہت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ مرحوم کے احمدی ہونے پر ان کے تمام رشتہ داروں کے علاوہ گرد و نواح کی راجپوت برادری نے بھی ان سے قطع تعلق کر لیا۔ حتّٰی کہ ان کے کھانے پینے کے برتن بھی علیحدہ کر دیئے۔ مرحوم کے پانچ اور بھائی ہیں۔ والدین حیات ہیں۔ اور پسماندگان سے ایک بیوی اور ایک یک سالہ لڑکا ہے۔ مرحوم کی بیوی گو احمدی نہیں ہے۔ مگر اس نے مرحوم سے ہر طرح ہمدردی کی۔ اور خورد و نوش میں حتی الوسع امداد کی۔ مرحوم کو جب چاروں طرف سے بہت ہی تنگی محسوس ہوئی۔ تو کچھ عرصہ کیلئے قادیان دارالامان میں قیام کیا۔ اور محنت مزدوری کر کے اپنا گذارہ کرتا رہا۔ تقریبًا تین ماہ دارالامان میں گذارنے کے بعد واپس اپنے گاؤں آگیا۔ گو گاؤں والے اُن کو مسجد میں نہیں آنے دیتے تھے۔ مگر وہ باقاعدہ پانچوں وقت نماز پڑھتے اور تہجد کے بھی پابند رہے۔ اور بجائے لوگوں سے ڈرنے کے اپنے حلقۂ اثر میں تبلیغ کو جاری رکھا۔ اور کچھ لوگ متاثر ہوئے۔ مرحوم کی لاش رات سے دو بجے دن تک پڑی رہی۔ اور گرد و نواح کے لوگوں نے دفن کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ بعض سنگدل لوگوں نے جلانے کا مشورہ دیا۔ مرحوم کی آمد اکثر انبالہ شہر میں رہتی تھی۔ اور ہمیشہ مسجد احمدیہ میں قیام کرتے۔ اور باقاعدہ نماز اور درس میں شامل ہوتے معاملہ کی صفائی۔ ہمدردی۔ سچ اور پابندیٔ احکام دین کا مرحوم کے لواحقین اور اہل قریہ پر بھی گہرا اثر ہے۔ مرحوم پر نمونیہ کا دوسرا حملہ ہؤا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم نے آخری دم تک نماز ترک نہیں کی۔ اور آخری وقت بھی جبکہ ایک لڑکی کا قرآن شریف سن رہے تھے۔ اور اس کو اس کی غلطی بتانے کیلئے اپنی انگلی قرآن شریف پر رکھی۔ تو انگلی اُسی جگہ قرآن شریف پر رکھی رہی اور روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحوم نے تیس ۳۰ سال کی عمر سے ابھی تجاوز نہیں کیا تھا۔

احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کیلئے دعا فرمادیں۔ نیز مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا کی جائے۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

قابل توجہ محمد علی صاحب نجومی فیض اللہ چک

میاں محمد علی صاحب نجومی ساکن فیض اللہ چک کے خلاف چوہدری اللہ بخش صاحب کی مبلغ -/۳۵ روپے کی ڈگری ۱۹۳۸ء میں دارالقضاء سے ہوئی تھی۔ مگر محمد علی صاحب نے باوجود متعدد وعدوں کے اس کی ادائیگی نہیں کی۔ اور اب تو رجسٹری چٹھی کا بھی جواب نہیں دیا۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس کی اشاعت کے بعد دس دن کے اندر محمد علی صاحب نے تسلی بخش صورت ادائیگی پیش نہ کی۔ تو پھر مجبورًا تعزیر کے لئے اُن کا معاملہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

انچارج شعبہ تنفید نظارت امور عامہ

اورنگ زیب عالمگیر کی قبر کہاں ہے

۱۳ فروری کے "الفضل" میں جناب تنویر صاحب کا ایک مضمون جو ڈاکٹر اقبال کی نظم بعنوان "گورستانِ شاہی" سے متعلق ہے پڑھا۔ اس میں تنویر صاحب نے حضرت اورنگ زیب عالمگیر کی قبر کو قلعہ گولکنڈہ میں بیان کیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قلعہ گولکنڈہ تو شہر حیدر آباد سے قریبًا چار میل ہی دُور ہوگا۔ اس میں قطب شاہیوں وغیرہ کی قبریں ہیں جضرت اورنگ زیب کی قبر ضلع اورنگ آباد میں شہر اورنگ آباد سے کچھ دُور قلعہ دولت آباد کے نزدیک خلد آباد میں ہے۔ اورنگ آباد کا ضلع حیدر آباد کا سرحدی ضلع ہے۔

خاکسار محمد لقمان احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد دکن

مردم شماری اور شیعہ

قادیان کے اخبار "الفضل" میں ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی پبلک کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ تمام مردم شماری کے موقعہ پر "مذہب" کے خانہ میں اپنے کو "احمدی مسلم" لکھوائیں وہ لکھتے ہیں، کہ "اگر شمار کنندگان میں سے کوئی اندراج سے انکار کرے۔ تو اُسے بتلا دیا جائے۔ کہ مردم شماری کے افسران سے اس بارہ میں ہدایت طلب کی گئی تھی۔ اور انہوں نے ہمیں تبلایا ہے۔ کہ اُن کی طرف سے اپنے ماتحتوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اگر کوئی مذہب کے خانہ میں اپنا فرقہ نمایاں کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اور شمار کنندگان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق ایسا درج کریں۔" اس سے پہلے آل انڈیا شیعہ کانفرس کی طرف سے بھی کمشنر مردم شماری سے استصواب کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ کہ مذہب کے خانہ میں ہر شخص اپنے مذہب کا اپنے منشا کے مطابق اندراج کرا سکتا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ افسران بالا کی اس وضاحت کے باوجود نیچے کے افسران شمار کنندگان کو یہ ہدایت کیوں نہیں کرتے کہ اگر کوئی اپنا فرقہ نمایاں کرنا چاہے۔ تو مذہب کے خانہ میں اُسے نمایاں کیا جائے۔ ہمارے پاس متعدد بستیوں سے شیعوں نے یہ شکایت بھیجی ہے۔ کہ وہاں کے شمار کنندگان مذہب کے خانہ میں ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو۔ ۲۰ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان اور روس میں ایک تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔ اس سلسلہ میں آخری کانفرنس ۱۷ فروری کو شروع ہو رہی ہے۔ اور چند روز میں ہی اس پر دستخط ہو جائیں گے۔

ٹوکیو۔ ۲۰ فروری۔ جاپانی وزراء اور فوجی ہائی کمانڈ کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں انٹرنیشنل حالات پر غور کیا گیا۔ جاپانی جہازوں کے مالکوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ جہاز اور جہاز ران جاپان کے بیڑے کے کنٹرول میں دے دیں۔ تا انہیں ریزرو رکھا جا سکے۔

لاہور۔ ۲۰ فروری۔ پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ لاہور کے شاہی قلعہ میں اس وقت آٹھ سیاسی نظر بند ہیں۔ اور دیولی کیمپ میں پنجاب کے ۳۵ سیاسی قیدی ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں لاری کے حادثوں سے ۵۶ آدمی ہلاک اور ۶۴۷ زخمی ہوئے۔

لائل پور۔ ۲۰ فروری گندم وڈہ ۳/۱/۶ مکئی ۵۹ -/۳/۲ چنے -/۲/۱۲ گڑ -/۲/۱۲ شکر -/۳/۸ روئی دیسی -/۹ نرما -/۱۰/۴/۸ گھی خالص -/۸ -/۴۷ امرتسر میں سونا -/۳۴/۱۲ چاندی -/۶۳/۱۰ اور پونڈ -/۲۲/۹ بھگوارہ میں کمانڈ -/۹/۱۲ جگادھری میں -/۹/۱۱ بجنور میں -/۸/۱۴

کراچی۔ ۲۱ فروری۔ آج خان بہادر اللہ بخش نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ میری پارٹی نے سندھ کی وزارت توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے والے ہیں

دہلی۔ ۲۱ فروری۔ خالصہ ڈیفنس آف انڈیا لیگ کے ایک وفد نے آج یہاں کمانڈر انچیف سے ملاقات کی اور فوج میں سکھوں کی بھرتی کے حقوق پر زور دیا۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری گذشتہ شب جرمن طیاروں نے جنوب مشرقی انگلستان کے بعض شہروں پر چھاپے مارے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر جلد قابو پا لیا گیا۔ لنڈن اور بعض دوسرے علاقوں پر بھی بم پھینکے گئے

ایتھنز۔ ۲۱ فروری۔ یونان نے امریکہ سے مزید ہوائی جہازوں کی مدد مانگی ہے۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری برٹش ٹریڈ یونین کانگرس کے جنرل سکرٹری آج امریکہ سے یہاں پہنچ گئے آپ نے کہا ادھر برطانیہ پورے زور سے سامان جنگ تیار کر رہا ہے۔ اور ادھر امریکہ اور یہ دونو تیاریاں جنگ کا پانسہ پلٹ دیں گی۔

نیویارک۔ ۲۱ فروری امریکن کانگرس کے ممبروں نے کہا کہ اگر جاپان نے سنگا پور پر حملہ کیا۔ تو امریکہ جاپان پر حملہ کر دے گا۔ جب ایک جاپانی ذمہ دار افسر سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کیا جاپان سنگا پور پر حملہ کر سکتا ہے۔

ٹوکیو۔ ۲۱ فروری۔ جنگ میں بیچ بچاؤ کی جو خبر کل شائع ہوئی تھی۔ آج اس کے متعلق جاپان کے ایک ذمہ دار افسر نے کہا۔ کہ وزیر خارجہ نے کوئی تجویز کسی کے سامنے نہ رکھی تھی۔ اس کا اشارہ تھائی لینڈ اور ہند چینی کے جھگڑے کی طرف تھا۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری آسٹریلین گورنمنٹ نے نئے جہاز بنانے کی جو سکیم منظور کی ہے۔ اس کے لئے ساٹھ لاکھ پونڈ کی پہلی قسط منظور ہو چکی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم یہاں آئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ آسٹریلیا چاہتا ہے۔ کہ [illegible] میں امن رہے۔ مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس خواہش میں جاپان ہمارا ساتھ نہیں دے رہا۔

نیویارک۔ ۲۱ فروری امریکن ایئر کرافٹ کارخانے بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں جنوری میں نومبر کی نسبت پچاس فیصدی ہوائی جہاز تیار ہوئے ہیں جنوری میں پانسو جہاز برطانیہ کو

لنڈن۔ ۲۱ فروری۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اپنے بیان میں جس کا کچھ حصہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ مزید کہا کہ سنگاپور کے دفاع کی ذمہ داری ہم نے اپنے کندھوں پر لی ہے۔ آسٹریلیا لڑائی کے کام میں مدد دینے کے لئے پورا زور لگا رہا ہے۔ جتنی فوج کو اب ٹریننگ دی جا رہی ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ماسکو۔ ۲۱ فروری۔ روس کے فوجی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ گو جاپان برطانیہ اور امریکہ کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ مگر اسے اپنی اس کمزوری کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کچے مال کے لئے دوسرے ملکوں کا محتاج ہے۔

قاہرہ۔ ۲۱ فروری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن یہاں پہنچ گئے ہیں چیف آف دی جنرل سٹاف سر جان ڈل آپ کے ساتھ ہیں۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ مسٹر ایڈن تیسری بار یہاں آئے ہیں۔ امریکہ میں ان کی یہاں آمد کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ برطانیہ بلقانی ممالک کو مدد دینے کا تہیہ کر چکا ہے

انقرہ۔ ۲۱ فروری۔ ٹرکش ریڈیو نے بیان کیا۔ کہ ترکی نے برطانیہ کے ساتھ دوستی رکھنے کو ہمیشہ کے لئے اپنی قومی پالیسی بنا لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری۔ کل رات انگریزی طیارے شمالی فرانس پر دیکھ بھال کے لئے اڑے اور بعض جگہ حملے بھی کئے۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری نازی ریڈیو نے کہا ہے کہ جرمنی میں لڑائی کے باوجود گرجاؤں کو باقاعدہ مدد مل رہی ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ جرمن کس گرجا کو مانتے ہیں۔ ڈاکٹر گوئبلز کا بیان ہے کہ ہمارا مذہب وہی ہے۔ جو ہٹلر کہے۔ ہٹلر ہی خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اور وہ ایک زبردست مسیح ہے۔

لنڈن۔ ۲۱ فروری جرمنی کے جنگی سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں دس لاکھ غیر ملکی مزدور غلاموں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ جو جنگی قیدی کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کو ملا لیا جائے۔ تو اس وقت صرف بیس لاکھ غیر ملکی جرمنی میں مزدوری کر رہے ہیں۔

دہلی۔ ۲۱ فروری۔ ہندوستان کے کارخانوں میں گولہ بارود اور دوسرا جنگی سامان اس سے بہت زیادہ تیار ہو رہا ہے۔ جو اندازہ کیا گیا تھا۔ رائفلیں۔ ہلکی مشین گنیں۔ گولے اور دھواں نہ دینے والا بارود کافی مقدار میں تیار ہو رہا ہے۔ سنگینیں گیس کی ٹوپیوں کے ڈبے۔ اور دستی بم بھی امید سے بہت زیادہ تیار ہو رہے ہیں۔ نئی فیکٹریوں کی عمارتیں قریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ اور تین چار ماہ تک گیس بھی پہنچ جائیں گی۔

کراچی۔ ۲۱ فروری۔ سندھ گورنمنٹ نے منزل گاہ کی عمارت مسلمانوں کو دیدی ہے۔ مسلمانوں نے مان لیا ہے کہ وہ اس کے اردگرد باجہ بجانے پر معترض نہ ہونگے

رنگون۔ ۲۱ فروری۔ برما اسمبلی کے سپیکر نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

دہلی۔ ۲۱ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ اگلے ماہ ہندوستان کی آئینی گتھی سلجھانے کے لئے بڑے بڑے لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں مسٹر سپرو۔ سر این این سرکار۔ مسٹر ساورکر اور سر چمن سیتلواد بھی شریک ہونگے

بھوپال۔ ۲۱ فروری نواب صاحب نے پنشن خواروں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا ہے

ایتھنز۔ ۲۱ فروری یونانی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اب بہت کم اطالوی طیارے یونان پر اڑتے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اور نازی فوجوں کا زبردست طبقہ جرمنی کے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی